روزنامہ الفضل قادیان — یوم چہار شنبہ
جلد | ۱۸ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ھش | ۲۱ شوال ۱۳۶۵ھ | ۱۸ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۱۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق آج نو بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج حضور نے ۱۳ اصحاب اور واقفین تحریک جدید کو پونے تین گھنٹے شرف ملاقات بخشا۔ بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعا فرمائیں۔ صحت فرمائیں۔

مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قریباً چھ ماہ سے گھٹنے میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور ان دنوں نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب شاہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مسلمانانِ ہند اور خلیفہ کا انتخاب

مسلمانوں میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو چکا ہے۔ جو یہ محسوس کرتا ہے کہ ان کی قومی اصلاح اور ان کی مشکلات کا حل صرف احمدیت ہی کر سکتی ہے وہ اس بات کو بخوبی جاننے لگے ہیں۔ کہ شاہراہ احمدیت ہی انہیں سلامتی کی منزل پر پہنچا سکتی ہے۔ اور یہی ایک علاج ہے۔ ان کے تمام مصائب اور پریشانیوں کا ایسے لوگوں میں سے بعض تو بوجہ احمدیت کے ساتھ انتہائی تعصب کے اپنے خیالات کو تفصیل کے ساتھ ظاہر کرنے سے اس لئے گریز کرتے ہیں۔ کہ یہ اظہار گویا بالواسطہ ان کی طرف سے احمدیت کی تائید ہوگی۔ اور یہ ان کو پسند نہیں۔ کہ ان سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو۔ جو احمدیت کے لئے موجب استحکام ہو سکے۔ مگر پھر بھی ایک طبقہ ایسا ضرور ہے۔ جو جرأت کے ساتھ اپنے افکار قوم کے سامنے پیش کرتا رہتا ہے۔ گو ایسے لوگوں کی تعداد بہت قلیل ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک صاحب نے ۱۳ ستمبر کے اخبار اہلحدیث میں "خیر الامت سے فریاد" کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"اب وقت ہے دس کروڑ مسلمانان ہند مرد و زن۔ پیر و جوان۔ علماء فقراء امراء متفق اور متحد ہو کر پروگرام اسلامی کے مظہر و ترجمان بنیں۔ اور ہر مسلم پوری قوت ایمانی اور اعمال حسنہ لے کر رعب صدیقی۔ غلبہ و عدل و انصاف فاروقی۔ تحمل ذوالنورین۔ ہمت حیدری۔ صبر حسینی۔ استقلال حسنی۔ شجاعت و دل خالدی ان ہمہ اوصاف حسنات حمیدہ سے موصوف ہو کر اپنے میں سے ایک کو خلیفہ منتخب کر کے اس کے ہاتھ کو اللہ رسول کا ہاتھ تصور کر کے اس کے اشارے پر خادم اسلام بن کر اعلائے کلمۃ الحق وجہاد فی سبیل اللہ کے لئے لفظ اسلام کے نیچے جمع ہو جاؤ۔ تو انشاء اللہ خلافت فی الارض و ترقی غلبہ آپ کے نام ہے۔"

یہ خیالات نہایت زریں اور بے حد قابل قدر ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ایسے اچھے خیالات رکھنے والے لوگ بھی الفاظ کے چکر سے نکل کر حقائق کی دنیا میں قدم نہیں رکھتے۔ اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ قوت ایمانی۔ رعب صدیقی عدل فاروقی۔ تحمل ذوالنورین۔ ہمت حیدری۔ صبر حسینی۔ استقلال حسنی۔ شجاعت خالدی وغیرہ صفات حمیدہ اگر دس کروڑ مسلمانان ہند یعنی تمام مرد و زن پیر و جوان علماء و فقراء کے اندر پیدا ہو جائیں۔ تو پھر دنیا میں یقیناً اسلام کو غلبہ حاصل ہو جائے۔ لیکن ایسے عمدہ مشورے دینے والے بھائی کبھی یہ سوچنے کی تکلیف نہیں کرتے۔ کہ جب قوم کے سامنے کوئی صدیق۔ فاروق۔ ذوالنورین۔ حیدر حسین۔ حسن اور خالد ہی نہ ہو۔ اور نہ کوئی ایسی ہستی موجود ہو۔ جو اپنی قوت قدسیہ اور تاثیر جذب سے ایسے عالی صفات کے مالک لوگ پیدا کر سکے۔ تو عوام الناس میں یہ صفات خود کیسے پیدا ہو جائیں۔ کیا لوگوں کے اندر یہ صفات یونہی پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ آپ نے خود اور آپ کے جاں نثار صحابہ نے ایسی عظیم الشان قربانیاں اس راہ میں پیش کیں۔ کہ آج بھی عقل انسانی ان پر دنگ رہ جاتی ہے۔ جان مال عزت آبرو۔ وقار۔ قومی تفاخر وطن۔ عزیز اولاد۔ عزیز و اقارب۔ دوست احباب غرضیکہ کونسی چیز تھی جس سے انہیں ہاتھ نہ دھونے پڑے۔ تب کہیں جا کر صدیقی۔ فاروقی۔ ذوالنورینی۔ حیدری۔ اور حسنی صفات دنیا میں پیدا ہوئیں۔ اور پھر یہ سب قربانیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ نمائی میں کی گئیں۔ تب جا کر وہ چیز حاصل ہوئی۔ جس کا مسلمانوں کی مشکلات کا حل ہونا تسلیم کیا جا رہا ہے۔ مگر آج ہمارے یہ سادہ لوح بھائی یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ اہلحدیث اخبار میں چند سطریں لکھ دینے سے کہ یہ ہونا چاہیئے وہ ہونا چاہیئے۔ دس کروڑ مسلمانوں میں سے ہر ایک کے اندر قوت ایمانی بھی پیدا ہو جائے گی۔ اور بزرگان اسلام کے اخلاق بھی۔

بہر حال ہمیں اس بات پر خوشی ہے۔ کہ خلیفہ کے انتخاب کا خیال تو ان میں پیدا ہونے لگا۔ اور وہ اس طرف سوچنے تو لگے ہیں کہ ایک خلیفہ ہونا چاہیئے۔ اگر وہ اس کے ساتھ اس امر پر بھی نگاہ ڈالیں۔ کہ کیا اس زمانہ کے دس کروڑ مسلمانوں کا ایک شخص کے انتخاب پر اتفاق ممکن بھی ہے۔ دس کروڑ کا نہ سہی دس لاکھ دس ہزار۔ دس سو بھی ایک شخص کی ذات پر اتنا بڑا اعتماد کرنے کے لئے متفق ہو سکتے ہیں۔ تو شاید وہ اس معاملہ کو خدا تعالے پر ہی چھوڑ دینے پر آمادہ ہو جائیں کہ وہی جسے چاہے خلیفہ مقرر کر دے۔

احمدی جماعت کو اللہ تعالے کا لاکھ لاکھ شکر کرنا چاہیئے کہ اس نے ان پر اتنا بڑا فضل کیا۔ اور انہیں وہ نعمت عطا کی جس کے متعلق دوسروں کو یہ حسرت ہے کہ کاش انہیں بھی وہ حاصل ہو۔ اور پھر اس نعمت کی پوری پوری

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر
بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی

مجلس علم و عرفان

(فرمودہ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۶ء)

قادیان ۱۵ ستمبر - آج سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم ارشادات بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

دوستوں کو یہ بخوبی احساس ہوگا۔ کہ ہمارا ملک نہایت شدت کے ساتھ قحط کا شکار ہو رہا ہے۔ کئی صوبوں کی غذائی حالت نہایت ہی ناقص ہو گئی ہے۔ چنانچہ بنگال مدراس اور بہار میں غذا کی کمی بہت ہی نمایاں ہے۔ مگر اس کے برعکس حکومت ہند کی بد انتظامی کی وجہ سے بمبئی میں اشیائے خورونوش کی بہت بہتات نظر آرہی ہے۔ حالانکہ وہاں زیادہ پیدا نہیں ہوتی۔ اگر اس وافر غذا کو دوسرے صوبوں میں تقسیم کر دیا جاتا۔ تو بہت حد تک لوگوں کی تکلیف دور ہو سکتی تھی۔ گو کمی زیادہ ہے۔ تاہم مناسب انتظامات سے کسی حد تک ازالہ ہو سکتا ہے۔ ماہرین فن کا خیال ہے کہ ہندوستان میں جس قدر غلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر باہر سے بھی آجائے۔ تب بھی آٹھ لاکھ ٹن کی سالانہ کمی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہندوستان کی آبادی بڑھ چکی ہے۔ اور اس کے ساتھ پیداوار نہیں بڑھی۔ کیمیاوی فن کے ماہرین کا خیال ہے۔ کہ اگر سائینٹیفک طریق پر زمین کی کاشت کی جائے۔ تو اچھی ایک ایکڑ زمین ۲۰۰ من غلہ پیدا کر سکتی ہے۔ جو موجودہ پیداوار کے لحاظ سے قریباً بیس گنا ہے۔ اگر ناقص اور ردی زمین کا بھی خیال رکھ لیا جائے۔ تب بھی ایک سو من فی ایکڑ پیداوار ہو سکتی ہے۔ اور اس طرح اسی زمین پر موجودہ آبادی سے آٹھ دس گنا زیادہ آبادی گذارہ کر سکتی ہے۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ ایک طرف تو زیادہ غلہ پیدا کرنے کا شور مچاتی ہے اور دوسری طرف اپنی

مطلب براری اور خود غرضی کے پیش نظر ایسی روکیں پیدا کر دیتی ہے۔ جن کی موجودگی میں پیداوار بڑھ ہی نہیں سکتی۔ اگر حکومت کا یہ منشور فی الواقعہ صداقت پر مبنی ہے۔ تو وہ اپنی زمینوں کو جو اس وقت بالکل غیر آباد ہیں۔ اور جن میں لاکھوں ٹن اناج پیدا کیا جا سکتا ہے۔ معمولی معاوضہ لیکر غریبوں کے حوالہ کر دے۔ تو چند ہی سالوں میں ملک کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ حکومت ذاتی اغراض کے پیش نظر ملک کی اقتصادی حالت کو کمزور کر رہی ہے۔

دوسرے حکومت نے جنگ کے زمانہ میں بعض علاقوں کی زراعت کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ شاید اس لئے کہ تا اسے وہاں سے زیادہ ٹیکس دستیاب ہو سکیں۔ چنانچہ سندھ میں پنجاب کی نسبت گندم اور کپاس وغیرہ پر قریباً دگنا مالیہ مقرر کر دیا۔ حالانکہ وہاں کی پیداوار پنجاب سے کم ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا۔ کہ زمیندار ان اجناس سے اپنی توجہ ہٹا لیں۔

تیسرے جب اجناس منڈیوں میں پہنچ جاتی ہیں۔ تو وہاں بھی حکومت بھاؤ کے چڑھانے کی ذمہ وار ہوتی ہے۔ اور خود مہنگے داموں خرید کر غریبوں کے لیے سخت مشکلات پیدا کر دیتی ہے۔

چوتھے حکومت کا یہ قانون کہ اجناس دوسرے علاقہ میں نہ بھیجی جائیں۔ سراسر ظلم پر مبنی ہے اس طرح کمی والے علاقے قحط کا شکار بن جاتے ہیں۔ جبکہ ان کے ساتھ والے صوبوں یا شہروں میں اجناس کی کثرت ہوتی ہے۔

الغرض قحط کی ذمہ واری حکومت پر ہے۔ اگر وہ نیک نیتی سے اسے دور کرنا چاہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ دور نہ ہو۔ دراصل روٹی کپڑا کی ساری ذمہ واری حکومت پر ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی حکومت یہ کام نہیں کر سکتی۔ تو وہ ملک کے لئے بار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بالشوزم اور کمیونزم ایسی خطرناک تحریکیں منصہ شہود پر آرہی ہیں۔ اگر حکومت اپنی ذمہ واری کو سمجھے تو ان تحریکوں کا خاتمہ ہو جائے۔

خلفائے اسلام نے تو اپنے زمانوں میں عوام کو اس طرف سے بالکل بے نیاز کر دیا تھا۔ باقاعدہ مردم شماری کر کے لوگوں کے لئے ضروریات زندگی مہیا کر دی جاتی تھیں۔ لیکن میں سوچ رہا تھا۔ کہ آیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اس قسم کا کوئی کام کیا ہے یا نہیں۔ اچانک مجھے ایک ایسا حوالہ مل گیا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ باوجود حکومت نہ ہونے اور باقاعدہ نظام نہ ہونے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی بعض علاقوں میں اس طرح کا انتظام کرا رکھا تھا۔ البحرین کے مسلم فرمانروا کو آپ نے جو چٹھی لکھوائی تھی۔ اس میں یہ ارشاد موجود ہے۔ آج اگر حکومت اپنی ذمہ واری محسوس نہیں کرتی۔ اور عوام کے اس بوجھ کو نہیں اٹھاتی۔ تو عوام کو خود بھی احساس ہونا چاہیئے۔ میرا خیال ہے۔ کہ گھروں میں بہت سا آٹا بے احتیاطی سے ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر صرف قادیان میں ہی اسکو بچایا جائے۔ تو اسکی آبادی کا ایک بڑا حصہ اس پر گذارہ کر سکتا ہے اور بہت سی تبلیغی ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ قادیان میں بہت سے میدان خالی پڑے ہوئے ہیں۔ اگر ان میں کاشت کی جائے۔ تو سالانہ کئی سو آدمیوں کی غذا مہیا ہو سکتی ہے۔ خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ کہ ایسے کاموں کی طرف توجہ دے۔ بیج ان کے لیے سلسلہ مہیا کر دے گا۔ ہل ارد گرد کے دیہات سے لے لئے جائیں۔ اور محنت سے کاشت کی جائے۔ نیز احمدی مبلغین کو چاہیئے۔ کہ وہ باہر کے احمدیوں کو بھی زیادہ اناج پیدا کرنے کی طرف راغب کریں۔ نیز احباب کو چاہیئے کہ آج اگر انہیں ناقص اور معمولی چیزیں ملتی ہیں۔ تو انہی سے گذارہ کرنے کی کوشش کریں۔ جیسے اچھے حال میں اچھی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ تو برے حال میں بری بھی استعمال کرنی چاہئیں۔ پس احباب کا فرض ہے۔ کہ ہمت اور محنت سے ان پر خطر ایام کا مقابلہ کریں۔ اور ہر لحظہ اپنے

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

جلسہ سالانہ بہت قریب آرہا ہے۔ احباب اس کے اخراجات سے بخوبی واقف ہیں۔ احباب جماعت اور عہدہ داران کو اعلانات کے ذریعہ کئی دفعہ اسکی فوری وصولی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن ابھی تک مرکز میں چندہ کی ترسیل کی رفتار میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ احباب جماعت اور عہدہ داران کی خدمت میں اپیل کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی مستعدی سے اس چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے فوراً چندہ جلسہ سالانہ مرکز میں ارسال کریں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے لئے ضروری سامان کی فراہمی میں دقت نہ ہو۔ (ناظر بیت المال)

معذرت

۶ ستمبر کے اخبار "الفضل" کے صفحہ ۶ پر ایک نوٹ زیر عنوان "اے غافلو اے بے پروا ہو ہوشیار ہو جاؤ" میری طرف سے شائع ہوا ہے۔ حقیقت میں ایسا عنوان قائم کرنا اسلامی آداب اور اخلاق فاضلہ کے منافی ہے پس خاکسار اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے احباب سے معافی اور معذرت کا خواستگار ہے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

دیر سے پرچہ ملنے کی شکایت

بعض احباب کی طرف سے ناحال ایسی شکایات آتی ہیں۔ کہ الفضل باقاعدہ نہیں ملتا یا دیر سے ملتا ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ چند ایک ایسے پرچے ہمیں بھجوا

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ کا نشان
اور
حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از مکرم مولوی ظہور حسین صاحب بخارائی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اپنی صداقت میں سینکڑوں دلائل تحریر فرمائے ہیں۔ وہاں مذکورہ بالا آئت کو علمائے زماں کے سامنے پیش کر کے تحدی کے ساتھ ان کو للکارا ہے۔ کہ قرآن کریم کے حقائق و معارف جیسا کہ کلام الٰہی سے ثابت ہے ان کو ہی دیئے جاتے ہیں۔ جو پاک لوگ ہیں۔ اور جن کو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہو۔ پس اگر میرا نطق خدا کی طرف سے نہیں۔ اور میں وہ شجر نہیں۔ جس کو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ تو آؤ اور میرا تفسیر نویسی میں مقابلہ کر لو۔ حضور علیہ السلام نے اس بات کو کئی بار مختلف کتابوں میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ ازالہ اوہام صلا۲۵ جزو دوم میں فرمایا ہے۔ کہ "کیا خدا تعالےٰ نے نہیں فرمایا۔ کہ لا یمسه الا المطھرون میں قبول نہیں کرونگا۔ اور ہرگز نہیں مانونگا۔ کہ آسمانی علوم اور ان کے اندرونی بھید اور ان کے تہ در تہ چھپے ہوئے اسرار زمینی لوگوں کو خود بخود آ سکتے ہیں۔ زمینی لوگ دابۃ الارض ہیں مسیح السماء نہیں ہیں۔ مسیح السماء آسمان سے اترتا ہے۔ اور اس کا خیال آسمان کو مسح کر کے آتا ہے۔ اور روح القدس اس پر نازل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ آسمانی روشنی ساتھ رکھتا ہے۔ لیکن دابۃ الارض کے ساتھ زمین کی غلاظتیں ہوتی ہیں۔"

پس اس واضح اور بیّن معیار کے ماتحت جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ تفسیر کو دیکھتے ہیں۔ تو ہر حصہ تفسیر بے مثال اور لاجواب ہوتا ہے۔ اور فطرت اس کو قبول کرتی ہے اور دل اس سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور وہ دل کو خود بخود پکڑ لیتی ہے۔ اور اس میں ایک ایسی کشش اور تاثیر اور جذب ہوتا ہے۔ جو بیان سے باہر ہے۔

منجملہ ان سینکڑوں آیات کی اچھوتی تفسیر کے جو آپ نے اپنی کتب میں تحریر فرمائی ہے۔ ایک آئت کی تفسیر جو نہایت ہی مختصر ہے۔ مگر آئندہ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ اور آج روز روشن کی طرح اس کا ایک حصہ پورا ہو چکا ہے اور دنیا اس کے دوسرے حصہ کے دیکھنے کی منتظر ہے۔ کہ وہ کب وقوع پذیر ہوتا ہے۔ قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے تقریباً ساٹھ سال پیشتر بیان فرمائی۔ اس کے اس طرح پورا ہونے کا کسی کو وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اور نہ ہی امت محمدیہ کے کسی بڑے سے بڑے عالم نے آج تک اس آئت کی تفسیر ایسی واضح بیان فرمائی۔ وہ آئت سورہ کہف کے آخری رکوع سے پہلے رکوع کی آیت ہے وتركنا بعضهم يومئذ يموج في بعض اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ یاجوج ماجوج جن کا یہاں ذکر ہے۔ ان سے مراد انگریز اور روس ہیں۔ یہ جاننا چاہیئے کہ برطانیہ اور امریکہ یہ در اصل ایک ہی قوم ہیں۔ جن کو انگریز کے نام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"ایسا ہی یاجوج اور ماجوج کا حال بھی سمجھ لیجئے۔ یہ دونوں پرانی قومیں ہیں۔ جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں۔ اور ان کی حالت میں ضعف رہا۔ لیکن خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کرینگی۔ یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہونگی۔ جیسا کہ سورہ کہف میں فرماتا ہے وتركنا بعضهم يومئذ يموج في بعض یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی۔ اور جس کو خدا تعالےٰ چاہے گا فتح دے گا۔ چونکہ دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں۔ اس لئے ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں۔ اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔"

(ازالہ اوہام جزو دوم صلا۲۱)

اس اقتباس سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے۔ کہ یاجوج ماجوج سے آپ کی مراد انگریز یعنی برطانیہ امریکہ اور روس ہیں۔ اور آپ فرماتے ہیں۔ کہ گزشتہ زمانوں میں تو ان کو واضح غلبہ کا موقعہ نہیں مل سکا۔ مگر اب ان کو ملے گا۔ اور پوری قوت سے یہ ظاہر ہوں گی۔ اور یہ آپس میں مل کر دوسری تمام حکومتوں اور سلطنتوں کو مغلوب کرینگی۔ جیسا کہ اس جنگ میں خوق العادت اور خلاف توقع طور پر روس کو برطانیہ اور امریکہ سے ملنا پڑا۔ حالانکہ آغاز جنگ میں روس جرمنی سے مل چکا تھا۔ اور دس سال کے لئے ان کا معاہدہ ہو چکا تھا۔ مگر چونکہ خدائی نوشتوں میں انگریز اور روس کا مل کر دوسری قوموں کو مغلوب کرنا لکھا جا چکا تھا۔ اس لئے یہ ہو نہ سکتا تھا۔ کہ روس اور جرمنی باہم متحد رہیں۔ چنانچہ فوق العادت اور غیر متوقع طور پر تھوڑے ہی عرصہ میں جرمنی نے روس پر حملہ کر کے اس معاہدہ کو چاک چاک کر دیا۔ اور روس مجبور ہو گیا کہ برطانیہ اور امریکہ کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھائے۔ چنانچہ یہ دونوں مل گئے۔ اور انہوں نے ملکر بڑی جدوجہد سے جرمنی کو سر کیا۔ اور ساتھ ہی اٹلی اور جاپان کو شکست دے کر ان دونوں نے یعنی انگریز اور روس نے بسیر غلبہ اور فوقیت حاصل کر لی۔ اور خدا تعالےٰ کے پیارے مسیح الزمان جری اللہ فی حلل الانبیاء کی یہ تفسیر جو پیشگوئی کا رنگ لئے ہوئے تھی۔ تقریباً ساٹھ سال کے بعد پوری ہوئی اور آج دنیا کی نظریں چشم براہ ہیں۔ کہ کب انگریزوں یعنی برطانیہ اور امریکہ اور روس کے درمیان جنگ چھڑتی ہے۔ اور ہمیں پورا یقین ہے۔ کہ یہ جنگ ہو کر رہے گی۔ اور آخر خدا تعالےٰ اپنے پیارے مسیح الزمان کی بات کو پورا کریگا۔ اور روس شکست کھائے گا۔ ہاں ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ مولا کریم ہم سب کو اس فتنہ عظیمہ کی لپیٹ سے محفوظ رکھے۔ اور اسلام اور احمدیت کا علم بلند ہو۔ آمین یارب العالمین۔

یہ نشان جو صداقت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ آپ کی ذات سے ہی مخصوص نہیں۔ بلکہ آپ کے بعد آج بھی پوری آب و تاب سے حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے وجود باجود سے ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ نے بارہا ہزاروں کے مجمع میں غیر احمدی علماء کو اور مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج کیا ہے۔ کہ آئت لا یمسه الا المطھرون کے ماتحت میرے ساتھ اللہ تعالےٰ کی خاص طور پر تائید و نصرت ہے۔ اور یہ کہ مجھ کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے حقائق و معارف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی کی برکت سے حصہ وافر عطا کیا ہے۔ چنانچہ جو چاہے اس میں میرا مقابلہ کر لے۔ مگر آج تک کسی کو مقابلہ پر آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی آئندہ ہو سکے گی۔ آپکی مطبوعہ تفاسیر اس کی روز روشن کی طرح واضح دلیل ہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ اگر اسی سورۂ کہف کی تفسیر کو جو حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے تفسیر کبیر میں بیان فرمائی ہے پڑھ لیا جائے۔ کہ کس طرح ایک زبردست تسلسل کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آئندہ زمانوں کے متعلق خبریں سورۂ کہف میں بتائی ہیں۔ اور جو آج پوری آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہیں۔ تو حضور ایدہ اللہ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے قرآن کریم کے معارف کے غیر معمولی طور پر حاصل ہونے کا ثبوت مل سکتا ہے۔ اور جو معنے اور مطلب دوسرے مفسر اس سورۃ کا بیان کرتے ہیں۔ اس سے کچھ علم نہیں ہو سکتا۔ کہ یہ کیا معمہ ہے۔ مگر آپ کی تفسیر نے تیرہ سو سال کے بعد اس عقدہ کو ایسے رنگ میں کھولدیا ہے۔ جس میں کسی طرح کا اشکال نہیں رہتا۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے وفات مسیح سے متعلق

ایک سوال اور اس کا جواب

(از مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل)

گذشتہ دنوں مجھے پنڈی بھٹیاں ضلع شیخوپورہ میں ایک جلسہ اور مناظرہ پر جانا پڑا۔ وہاں میاں محمد یوسف صاحب سیکرٹری تبلیغ نے مجھے ایک خط دکھایا جو اس علاقہ کے ایک اہلحدیث صاحب کا ہے۔ جو انہوں نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو لکھا تھا۔ اور اس میں جناب مولوی صاحب سے وفات مسیح سے متعلق استفسار کیا تھا۔ مولوی صاحب نے اس خط پر اس کا جواب تحریر کر کے سائل کو بیرنگ ارسال کر دیا۔ میں یہ سوال و جواب افادہ عام کے لئے اخبار میں شائع کرتا ہوں۔ تا قارئین کرام اس سے اندازہ لگا لیں۔ کہ موجودہ وقت میں غیر احمدیوں کے چوٹی کے علماء کے پاس حیات مسیح علیہ السلام کے بارہ میں کیا دلائل اور براہین ہیں۔ نیز ان کا اپنے معتقدین کے ساتھ کیا سلوک ہے۔ کہ وہ انہیں خط کا جواب بھی اپنے پاس سے نہیں دے سکتے۔ بلکہ بیرنگ خط بھیجتے ہیں۔

جناب مولوی صاحب سے یہ سوال کیا گیا تھا۔ کہ آپ نے اپنی کتاب شہادت القرآن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بجسدہ العنصری آسمان پر تشریف فرما ہیں۔ اگر غور کیا جائے۔ تو یہ دلائل اور آیات حیات مسیح علیہ السلام کے دعویٰ کو ثابت نہیں کرتے۔ کیونکہ اصل دعویٰ تو یہ ہے کہ :۔

(ا) حضرت مسیح علیہ السلام کا بجسدہ العنصری آسمان پر جانا۔

(ب) انیس سو سال سے حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر زندہ ہونا۔

ظاہر ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت میں نہ تو حضرت مسیحؑ کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ اور نہ ہی آپ کے بجسد عنصری اور آج تک زندہ رہنے کا بیان ہے۔ اور جب تک یہ امور قرآن مجید سے ثابت نہ ہوں۔ اس وقت تک حیات مسیحؑ کا عقیدہ بلا دلیل ہے۔ اور اس کے مقابل پر حضرت مسیحؑ کی وفات کا ذکر جا بجا قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابل میں تو نہایت ہی غیرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افان مت فهم الخالدون۔ (انبیاء رکوع ۳) کہ اے رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تجھ سے قبل کسی نبی کے لئے خلد نہیں بنایا۔ یہ ہو نہیں ہو سکتا۔ کہ تو مر جائے۔ اور دوسرا کوئی نبی زندہ ہو۔ اس آیت سے نہایت صفائی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے آنے والے تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس میں یہی فرمایا۔ کہ آپ سے قبل تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ اور یہ بات ممکن ہی نہیں۔ کہ آپ تو فوت ہو جائیں۔ اور دوسرا کوئی نبی زندہ موجود ہو۔

یہ وہ سوال تھا۔ جو ایک اہلحدیث صاحب کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی خدمت میں بھیجا گیا۔ جناب مولوی صاحب نے اس کا جو جواب دیا ہے۔ وہ میں یہاں پر لفظ بلفظ نقل کر دیتا ہوں۔ آپ تحریر کرتے ہیں:۔

" جواب۔ خلد کے معنی ہمیشگی کے ہے۔ حضرت عیسیٰ ہمیشہ کے لئے موت سے آزاد نہیں ہیں۔ حدیث میں وارد ہے۔ کہ وہ دنیا میں آکر مدینہ طیبہ میں فوت ہونگے۔ اور حجرہ نبویہ میں دفن ہونگے۔ مرزائی لوگ اپنے پاس سے وہمی باتیں بنا بنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ان مسائل کے متعلق کئی ایک کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ خاص میری کتاب شہادت القرآن عرصہ چالیس سال سے زاید چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ ان سب آیات کے جوابات اس میں مندرج ہیں۔ مہربانی کر کے کچھ پیسے خرچ کر کے امرتسر دفتر اہلحدیث سے منگوا لیں۔ دو حصے ہیں۔ دونوں حصوں کی قیمت شاید دو یا کچھ اوپر ہے۔ آپ نے جواب کے لئے ٹکٹ نہیں رکھا تھا۔ اس لئے بیرنگ بھیجا گیا۔

جناب مولوی صاحب کا یہ جواب جس قدر مبہم۔ غیر واضح اور غیر تسلی بخش ہے۔ وہ تو الفاظ سے ہی ظاہر ہے۔ مولوی صاحب نے اس عبارت میں کئی باتیں تحریر کی ہیں۔ جنہیں میں الگ الگ کر کے پیش کرتا ہوں۔

اول۔ پہلی بات تو مولوی صاحب نے یہ لکھی ہے۔ کہ خلد کے معنی ہمیشگی کے ہیں اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ہمیشہ کے لئے موت سے آزاد نہیں ہوئے۔ مولوی صاحب شاید لغت عرب سے ناواقف ہیں۔ عربی زبان میں خلد کا لفظ ہمیشگی اور لمبے عرصہ دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ عربی زبان کی مستند اور مشہور لغات لسان العرب۔ تاج العروس اور اقرب الموارد میں خلد کے یہ دونوں معنی مذکور ہیں۔ لیکن خلد کے خواہ کوئی معنی مراد ہوں۔ اصل سوال تو من قبلك الخلد کے الفاظ کا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے جو انبیاء علیہم السلام تھے۔ وہ سب فوت شدہ ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو فوت ہو جائیں۔ اور آپ سے پہلے آنے والے انبیاء میں سے کوئی زندہ ہو۔ مگر مولوی صاحب اصل سوال سے پہلو تہی کر کے لغت کے معنی کی طرف چلے گئے ہیں۔ جس کا اصل سوال سے کوئی تعلق ہی نہیں۔

دوسری بات مولوی صاحب نے یہ لکھی ہے۔ کہ حدیث میں لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور مدینہ طیبہ میں فوت ہوں گے۔ اول تو مولوی صاحب نے حدیث کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ دوسری قابل غور بات یہ ہے۔ کہ سائل تو یہ کہتا ہے۔ کہ قرآن مجید کی آیت مذکورہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب حدیث کی بات لے بیٹھے ہیں۔ اور اس کا بھی کوئی حوالہ نہیں دیا۔ کیا اس بات سے سائل کی تسلی ہو سکتی ہے۔ ما لكم كيف تحكمون۔

تیسری بات مولوی صاحب نے یہ لکھی ہے۔ کہ " مرزائی لوگ اپنے پاس سے وہمی باتیں بنا بنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں"۔ سبحان اللہ کیا علم کلام ہے۔ ایک غیر احمدی جو مولوی صاحب کے ہم عقیدہ ہیں۔ اور اخبار اہلحدیث امرتسر کے مستقل خریدار۔ وہ قرآن مجید کی ایک آیت لکھ کر مولوی صاحب سے اس کا جواب دریافت کرتے ہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب اپنے فرقہ کے جید اور چوٹی کے عالم سمجھے جاتے ہیں۔ اور حیات مسیح کے متعلق دو کتابیں تحریر کر چکے ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ سائل کا جواب قرآن مجید کی کسی آیت یا صحیح حدیث سے دیا جاتا۔ مولوی صاحب کو "مرزائیت" کا سایہ نظر آنے لگ جاتا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ مرزائی لوگوں کی یہ وہمی باتیں ہیں۔

چوتھی بات مولوی صاحب نے یہ لکھی ہے۔ کہ آپ کی کتاب شہادت القرآن چالیس سال سے شائع شدہ ہے۔ اس میں سب جواب آ چکے ہیں۔ دو روپے قیمت ارسال کر کے امرتسر سے منگوا لو۔

جناب مولوی صاحب! جو کتاب چالیس سال سے لوگوں کی تسلی نہ کرا سکی۔ آج اس سے کیا تسلی ہو گی۔ چالیس سالہ مشاہدہ یہی ہے۔ کہ ہزارہا لوگ اس عقیدہ سے بیزار ہو کر اور اسے ترک کر کے وفات مسیح کے قائل ہو چکے ہیں۔ پس جو کتاب چالیس سال سے بے اثر ثابت ہو چکی ہے۔ آج اس سے کیا اطمینان ہو گا۔ البتہ دو روپے قیمت ضرور وصول ہو جائیگی۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)

لاہور کا ایک عبرت انگیز جلسہ

مولوی مظہر علی صاحب اظہر کی تقریر

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب واقف زندگی

چند دن ہوئے مولوی مظہر علی صاحب اظہر نے اخبارات میں اعلان کیا کہ وہ مجلس احرار کی رکنیت سے مستعفی ہوتے ہیں۔ اور اس کے وجوہات ایک عام جلسہ میں جو ۱۴ ستمبر کو باغ بیرون دہلی دروازہ میں منعقد کیا جائے گا بیان کریں گے۔ چنانچہ یہ جلسہ مقررہ تاریخ پر منعقد ہوا۔ اور مولوی صاحب نے مسلمانوں کے ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے اپنی تقریر کو شروع کرتے ہوئے کہا۔ آج میں اپنے سابقہ حالات کے خلاف گیا ہوں قوم کے سامنے آیا ہوں۔ اور خود کو اس جلسہ کا صدر رکھوں۔ کیونکہ اس سے پیشتر میں کسی کو اپنا حاکم بناؤں اپنے خیالات قوم کے سامنے بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ اگر قوم نے میرا ساتھ دیا۔ اور میرے خیالات کی تائید کی۔ تو پھر میں اپنے ساتھیوں کی جمعیت کو منظم کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے احرار اور جمعیت العلماء ہند کی اس سازباز اور جوڑ توڑ کی وضاحت کی جو ان جماعتوں نے کانگرس کے ساتھ مل کر مسلم لیگ کو شکست دلانے کے لئے کی۔ آپ نے کہا۔ کانگرس نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ اگر ہم برطانوی مشن کے سامنے مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کی مخالفت کریں۔ اور مسلم لیگ کو شکست دلانے میں اس کی مدد کریں۔ تو کانگرس مسلمانوں کو حق خود ارادیت کے حقوق دیئے جانے کے حق کو تسلیم کرے گی۔ جب کانگرس نے ہم سے مسلم لیگ کی مخالفت کروا لی اور مسلم لیگ کو شکست ہو گئی۔ تو وہ اپنے وعدہ سے صاف مکر گئی۔ ان حالات میں میں نے احرار لیڈروں پر زور دیا کہ جب کانگرس نے ہم سے بدعہدی کی ہے تو ہمیں اس کی مخالفت کرنی چاہیئے۔ لیکن وہ کانگرس کی مخالفت پر آمادہ نہ ہوئے۔ گویا کانگرس کی طرف سے مسلمانوں کو کوئی حق ملے یا نہ ملے وہ جتنی جابر ہیں اس کی انہیں پرواہ نہیں۔ انہیں تو صرف مسلم لیگ کو رسوا کرنا ہے۔ اور اس کو پوری طرح شکست دینی ہے۔

یہاں تک تو مسلمان خاموشی سے مولوی صاحب کی تقریر سنتے رہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے پینترا بدلا۔ اور مسلم لیگ پر نکتہ چینی کرنے کی راہیں تلاش کرنی شروع کیں۔ مسلمان مولوی صاحب کی چال کو سمجھ گئے۔ اور انہوں نے زور زور سے کہنا شروع کر دیا۔ ہم مسلم لیگ کے خلاف کچھ سننے کے لئے تیار نہیں۔ قائد اعظم کی مخالفت ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ غرض مسلم لیگ زندہ باد قائد اعظم زندہ باد کے نعرے بلند کرتے ہوئے لوگ کھڑے ہو گئے۔ اور جلسہ کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ کافی دیر کے بعد بہ ہزار مشکل لوگوں کو بٹھایا گیا۔ اور مولوی صاحب نے دوبارہ تقریر شروع کی۔ مولوی صاحب نے کہا۔ اگر آپ میری باتیں سننا نہیں چاہتے تو آپ یہ کیسے توقع رکھتے ہیں کہ میں آپ کی بات مان لوں گا۔ پھر شور برپا ہوا۔ اور مولوی صاحب کی آواز اس شور و غل میں گم ہو کر رہ گئی۔ جب کچھ سکون کی کیفیت پیدا ہوئی اور مولوی صاحب نے محسوس کیا کہ مجمع اب زیادہ دیر ان کی باتیں سننے کے لئے آمادہ نہیں۔ تو انہوں نے کہنا شروع کیا۔ کہ اگر مسٹر محمد علی جناح نے پاکستان کا مطالبہ چھوڑ دیا۔ اور مسلمان برباد کر دیے گئے تو پھر میں مسلمانوں کی کوئی مدد نہیں کروں گا۔ لوگوں نے کہا ہمیں قائد اعظم کا ہر فیصلہ منظور ہے۔ آپ کی مدد کی ہمیں ضرورت نہیں۔ مولوی صاحب کی جب یہ چال بھی نہ چلی تو کہنے لگے میں مسلم لیگ کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن کچھ باتیں ہیں جو روک ہیں۔ مثلاً مسلم لیگ کے ساتھ "مرزائی" ہیں۔ مولوی صاحب کا یہ کہنا تھا کہ مجمع پھر قابو سے باہر ہو گیا۔ اور لوگ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ آپ مسلمانوں میں افتراق اور انتشار پیدا کرنے آئے ہیں ہم آپ کی باتیں نہیں سنیں گے۔ غرض جلسہ کی کارروائی اس مرحلہ پر ختم کر دی گئی۔ اور نہایت حسرت کے ساتھ مولوی صاحب جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب کے پیچھے لوگوں کا مجمع تھا۔ جو پاکستان زندہ باد مسلم لیگ زندہ باد اور مردہ باد کے نعرے بلند کرتا جا رہا تھا۔

یہ وہ نظارہ ہے جو ان آنکھوں نے دیکھا۔ یہ آنکھیں اس نظارہ کو بھی دیکھ چکی تھیں جب ۳۴-۳۵ء میں رہنمایان احرار بڑے ترک و احتشام کے ساتھ جلسوں میں تشریف لاتے۔ اور اس اعتماد کے ساتھ آتے کہ کوئی ہے جو ہماری بات کا انکار کرے یا ہمارے جلسوں میں معمولی سی گڑبڑ کی جرأت بھی کر سکے۔ وہ یقین کرتے تھے کہ انہوں نے رائے عامہ کو احمدیت کے اس قدر خلاف کر دیا ہے کہ اب احمدیت کے لئے زندہ رہنا محال ہے وہ احمدیت کو حقارت آمیز الفاظ سے یاد کرتے رہاں اسی قسم کے الفاظ سے جس قسم کے الفاظ سے اب انہیں یاد کیا جا رہا ہے انہوں نے اعلان کیا تھا کہ اب کبھی بھی مرزائیوں کو جلسہ کرنے نہیں دیا جائے گا۔ لیکن خدا نے ایسے حالات پیدا کر دیے کہ خود احرار کے لئے کہیں جلسہ کرنا محال ہو گیا۔ انہوں نے لوگوں میں یہ پراپیگنڈا کیا کہ وہ احمدیوں کی باتیں بالکل نہ سنیں۔ لیکن قدرت نے اس ظلم کا بدلہ یوں لیا کہ لوگ خود احرار کی باتیں سننے سے انکار کرنے لگے۔ احمدیت کو اسلام کا دشمن ظاہر کیا گیا۔ لیکن حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ احرار کے خاص لیڈر اعلان کرنے لگے کہ رہنمایان احرار کی اندرونی چالیں مسلمانوں اور اسلام کے خلاف ہیں انہوں نے از راہ بہتان احمدیت کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہا۔ خدا نے اس کی سزا میں انہی لوگوں کی زبان سے جن کے بل بوتے پر وہ احمدیت کو اپنے ظلم و تشدد کا نشانہ بنا رہے تھے کہلوایا کہ احرار ہندوؤں کی پروردہ جماعت ہے احرار ہر جگہ کہتے پھرتے تھے کہ ہم نے جماعت احمدیہ کی تنظیم کو توڑ کر رکھ دیا ہے اب یہ شیرازہ بکھر گیا کچھ دنوں کے بعد کوئی مرزائی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا۔ ادھر احرار یہ دعوے کر رہے تھے اُدھر قادیان کی مسجد اقصیٰ کے منبر پر کھڑے ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں۔ آخر حالات اس سرعت کے ساتھ بدلے کہ متضاد عناصر کی یہ جمعیت یکایک ٹوٹنے لگی۔ بہتیری کوشش کی گئی۔ لیکن کسی زمین پر ان کے پاؤں نہ ٹک سکے۔

غرض ان آنکھوں نے دیکھا کہ وہ جو دوسروں کو بکھیرنے کی فکر میں تھے خود بکھر گئے۔ اور مولوی مظہر علی صاحب اظہر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ آج میں اپنے تیس سالہ پرانے رفیقوں کو چھوڑ کر قوم کے سامنے آیا ہوں۔ کیونکہ حالات ایسے ہی تھے کہ میں انہیں چھوڑ دوں۔ کیسے حسرت بھرے الفاظ ہیں۔ اور اگر سعید الفطرت انسان کے لئے کس قدر عبرت انگیز ہیں۔ آج احرار چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ مسلم لیگ والے ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ ہمیں اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ ہمیں جلسے نہیں کرنے دیتے۔ ہمارے جلسوں سے لوگوں کو منع کرتے ہیں۔ اور تشدد سے کام لیتے ہیں۔ لیکن احرار اگر ذرہ غور سے کام لیں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ خود انہیں کا لگایا ہوا پودا ہے اسی کے ثمرات ہیں۔ جب انہوں نے احمدیت کی اس رنگ میں کی ہے کہ دوسروں کے جلسوں میں ہنگامہ و فساد کر کے ان کو منتشر کر دو۔ خود سنو نہ کسی کو سننے دو۔ پھر اب وہ کس منہ سے شکایت کرتے ہیں۔ لوگ انہیں گالیاں دیتے ہیں۔ ان فی ذالک لعبرۃ لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید۔

دوست جلد توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "بلاد مشرق کے ساتھ تجارت کرنے والی کمپنی" کے اجراء کا اعلان فرمایا تھا۔ اور تحریک فرمائی تھی کہ دوست اس میں حصہ لیں۔ جس کے ذریعہ سے امید ہے۔ تبلیغ احمدیت و اسلام کے نئے دروازے کھلیں گے۔ بہت سے احباب نے حضور کے ارشاد کے ماتحت اس میں حصہ لیا ہے۔ جو دوست ابھی حصہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ جلدی کریں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ مطلوبہ رقم کے پورا ہو جانے کے بعد وہ اس میں حصہ لینے سے محروم رہ جائیں۔ کارخانہ کشیدر وغن کے لئے مطلوبہ رقم پوری ہو چکی ہے۔ اب اس میں مزید گنجائش نہیں۔ کمپنی بلاد مشرقیہ کے حصص کی قیمت ابھی مقرر نہیں ہوئی۔ پراسپکٹس شائع ہونے پر قیمتوں کا اعلان کیا جائے گا۔ اس لئے دوست اپنے وعدے رقم کی صورت میں ارسال فرمائیں۔ (ناظم تجارت تحریک جدید)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر میں اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۶۵۶ منکہ محمد الیاس ولد حاجی عبد اللہ صاحب قوم افغان عمر ۲۷ سال پیدائشی بیعت ۱۹۰۸ء ساکن چارسدہ ڈاکخانہ خاص ضلع پشاور صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میرے پاس صرف ایک ہزار روپیہ نقد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میری موت کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری کوئی آمد نہیں ہے۔ العبد محمد الیاس بقلم خود موصی گواہ شد۔ عبد السلام موصی ۵۱۶۷ گواہ شد۔ فیض محمد سول ہسپتال مستونگ معرفت عبد السلام خان کوارٹر ۲/۳۴ سول کوارٹرز کوئٹہ۔

۹۶۵۸ منکہ محمد اعظم ولد سیٹھ محمد حسین صاحب عمر ۳۰ سال قوم شیخ پیشہ تجارت ساکن چنچل گوڑہ ہندوستان ارجنٹہ ضلع محبوب نگر حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۔۲ ۔۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری رقم دس ہزار روپیہ عثمانیہ کا مضاربہ اعظم جاہ ملز ڈسٹری بیوٹرز میں بغرض تجارت شریک ہے۔ اور نیز میرے والد صاحب منیوہ خوری سے مجھے ۱۰۰ عثمانیہ ماہانہ دیتے ہیں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد رقم مذکورہ دس ہزار عثمانیہ کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کو ادا کر دیا جائے۔ جس کی کہ وہ مالک ہے۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دیا جائے۔ سر دست عہ ماہانہ کی جو آمد ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد محمد اعظم احمد موصی گواہ شد محمد حسین والد موصی گواہ شد محمد احمد برادر موصی۔

۹۶۵۷ منکہ عزیز النساء زوجہ سیٹھ محمد علی صاحب قوم شیخ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۔۲ ۔۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے ہاں اس وقت نقد ۱۰۰/- روپیہ سکہ عثمانیہ ہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری متروکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مہر وصول کر چکی ہوں۔ الامۃ: نشان انگوٹھا عزیز النساء موصیہ۔ گواہ شد:۔ میر بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن۔ امۃ اللہ بشریٰ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ: گواہ شد محمد علی خاوند موصیہ

محترمہ صغورہ بیگم صاحبہ آنریری مجسٹریٹ

بیگم ڈاکٹر چوہدری خانصاحب ڈپٹی جنرل منیجر اور ڈی سپلائی تحریر فرماتی ہیں۔ کہ آپ کا سرمہ جوہر اور سرمہ جواہر فولاد اور حفیظ الحیات سرمہ میں نے اور میرے محترم شوہر نے استعمال کیا ہے۔ حد مفید اور مجرب ہے یہ سرمے تمام انگریزی ادویات کے مقابلہ میں زود اثر اور ہر گھر میں رہنے کی چیز ہے دعا ہے کہ یہ یگانہ روزگار ایجاد مقبول خاص و عام ہو۔ والسلام مسز سی۔ ایس خان۔

سرمہ جواہر والا جبر ڈبیا تحریر دیے شیشی لغو سرمہ نور دیے شیشی

نوٹ:۔ یہ دونوں سرمے اکٹھے استعمال کئے جاتے ہیں { طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

ضرورت رشتہ

میرا لڑکا عزیز محمد فاروق بی۔ ایس سی بحیثیت ریسرچ اسسٹنٹ گورنمنٹ کے محکمہ میں ایک سو روپے سے تین سو روپے تک کے گریڈ میں ملازم ہے عمر ۲۲ سال ہے۔ ان کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو دوست چاہیں تفصیلی امور بذریعہ خط و کتابت یا زبانی طے کر سکتے ہیں:۔ دعاگو۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن آف موگا بھٹی منزل آہی پارک مصری شاہ۔ لاہور

اعلان نکاح و درخواست دعا

سکینہ بیگم بنت میاں امام الدین کھوکھر کا نکاح مسمی محمد اسحاق ولد میاں عزیز الدین بھٹی مستری محمد الدین احمدی محلہ دار الرحمت سے بعوض حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۴۶ء کو مسجد دار الرحمت میں صوفی غلام محمد صاحب نے نکاح پڑھایا۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے آمین۔ ثم آمین

اعلان نکاح

مورخہ ۹/ ۱۵ بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں عزیزم میاں فتح محمد خانصاحب سکیسر قبیلہ اعوان ولد جناب فضل نصیر محمد خانصاحب بھاولپور کا نکاح عزیزہ امۃ الحمید المعروف حمیدہ بیگم دختر جناب عبد الغنی صاحب قریشی سکنہ قادیان کے ساتھ بالعوض مبلغ پانچصد ۵۰۰/- روپیہ حق مہر پڑھایا۔ دوست دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ دونوں فریق کیلئے یہ رشتہ مبارک کرے۔ خاکسار غلام رسول احمدی ٹھیکیدار محلہ دار الرحمت قادیان!

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۶ء کو زینب بی بی بنت میاں محمد فضل عظیم صاحب مرحوم کا نکاح دو صد روپیہ مہر پر میاں فضل کریم صاحب ولد میاں محمد عبد العظیم صاحب سکنہ چک سکندر کے ساتھ مولوی عبد المالک صاحب سکنہ چک سکندر نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت فرماوے آمین (عنایت اللہ متعلم دیہاتی مبلغین کلاس قادیان)

مرہم عیسیٰ

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں "ان مرہم عیسیٰ ینفع کل انواع الحکۃ والجرب والطاعون والقروح والجروح وغیرہا من الامراض التی تحدث من فساد الدم (حجۃ النور)" قیمت فی ڈبیہ خورد ۸ متوسط ۱۲ کلاں للعہ علاوہ محصول ڈاک منیجر مرہم عیسیٰ فارمیسی محلہ دار العلوم قادیان پنجاب سے طلب کریں:۔

تصحیح

الفضل ۲۱۵ مورخہ ۱۴۔۹۔۴۶ میں پیر محی الدین صاحب ولد پیر اکبر علی صاحب کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ ان کا صحیح نمبر ۹۶۱۲ ہے مگر اخبار میں ۱۲۱۹ نمبر شائع ہوا ہے:۔

بانجھ پن کا شرطیہ علاج

فم رحم بند ہو۔ رحم میں سردی ہو یا گرمی یا سوء مزاج خشک رحم کا یا گرنا خلط بلغمی یا صفراوی یا سوداوی کا یا بوجہ فربہی کے رحم میں چربی زیادہ ہو یا بہت لاغر عورت ہو۔ یا ریح غلیظ کا رحم میں پیدا ہونا مانع ہو استقرار کو۔ غرض بفضل خدا ہماری دوائی سے مکمل طور پر آرام ہو جاتا ہے اور گوہر مقصود حاصل ہو جاتا ہے

قیمت مکمل کورس چالیس دن گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

حکیم حاذق سید مہر علی شاہ مالک دوا خانہ فاروقی قادیان

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے، گکرے، دھند، نظر کی کمزوری جیب وغیرہ آنے کیلئے نہایت زود اثر ہے۔ اور کچھ کسی قسم کا ضرر اسمیں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیمار کا سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔

قیمت فی تولہ ۸؍ چھ ماشہ ۵؍ تین ماشہ ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

ایک نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ

مکرم محترم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن نے حال میں ایک نہایت خوبصورت ٹریکٹ ۲۳ صفحات کا خدا تعالیٰ کا عظیم الشان پیغام کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے مضمون اس قدر دلچسپ ہے کہ متعصب سے متعصب انسان بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور تبلیغ کا پیرایہ ایسا دلکش ہے کہ ہر سعید الفطرت انسان کے متاثر ہونے کی پوری امید ہے" قیمت ایک روپیہ کے آٹھ طالب حق کو مفت۔ عبداللہ الہ دین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

حب مسان
سوکھے کیلئے بیحد مفید ہے

حب مفید النساء
ایام ماہواری با قاعدگی کیلئے

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضؓ نے آپ رضؓ کا نسخہ تیار کیا ہے۔ اس کے استعمال سے رحم کی کمزوری جاتی رہتی اور بچہ خوبصورت ذہین اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اس کے استعمال سے ہزاروں بے چراغ گھر آباد ہو چکے ہیں۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۱؍ مکمل کورس گیارہ تولہ بارہ روپے علاوہ محصول۔

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حب اٹھرا رجسٹرڈ | **سیلان الرحم** | **حب مفید النساء**

سیلان الرحم

حضرت مولینا مولوی حکیم نورالدین صاحب رضؓ طبیب شاہی کے شاگرد

کی دکان سے

یہ بیماری عورت کی جوانی تندرستی اور خوبصورتی کی سخت دشمن ہے۔

شناخت: رطوبت کا مختلف اوقات میں خارج ہونا۔

نتیجہ: عورت روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہے۔ خون کی کمی کے باعث رنگ زرد ہو جاتا ہے اور کام کو دل نہیں چاہتا۔ چستی چالاکی سٹ جاتی ہے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے دل دھڑکتا ہے۔ ایام ماہواری میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر ہو بھی جائے تو اسقاط کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور اگر بچہ پیدا ہو جائے تو ایسا نحیف ہوتا ہے۔ کہ زندگی ناممکن ہوتی ہے بفضل خدا ہماری "دوائی سیلان الرحم" سے ان سب مصیبتوں سے نجات ہو جاتی ہے اور جوانی کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ دوا حالات آنے پر ارسال کی جاتی ہے۔

قیمت خوراک ایک ماہ ۳؍ علاوہ محصولڈاک۔

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ لنڈن میں فوجی بھرتی کی نئی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ مہم کا آغاز کرتے ہوئے نائب وزیر جنگ نے کہا۔ آئندہ چھ ماہ تک برطانوی فوج میں ایک لاکھ نئے رنگروٹ بھرتی کر لئے جائیں گے۔ برطانیہ نے دنیا کی اقوام کی تنظیم کے متعلق جو اہم ذمہ واریاں اپنے سر لی ہیں۔ ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اسی فوج سے کام لیا جائے گا۔

پیرس ۱۶ ستمبر۔ امن کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے روسی وزیر خارجہ نے کہا۔ روس کو فکر دامنگیر ہے کہ دنیا میں کبھی بھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ ہم کبھی دنیا میں اینگلو امریکن تسلط برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ نے ٹرلیسٹ کے متعلق کہا ہم وہاں ... روسی طرز کی جمہوریت چاہتے ہیں۔

رنگون ۱۶ ستمبر۔ گورنر برما نے برما میں ہندوستان کی طرز پر نئی ایگزیکٹو کونسل بنانے کے لئے ملک کی سرکردہ سیاسی پارٹیوں سے گفت و شنید شروع کر دی ہے۔ انہیں فاکیسٹ لیگ نے گورنر کو اس سلسلے میں اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

لاہور ۱۶ ستمبر سونا ۱۰/۹/۱۰۰ چاندی ۱۶/۰/۰۸ پونڈ ۰/۰/۶۹۔ امرتسر سونا ۰/۰/۱۰۰

لائلپور ۱۶ ستمبر گندم دڑہ ۱۰/۹/۱۰۔ گندم نرم ۱۴/۹/۰۔ گڑ ۰/۰/۲۱ تا ۰/۰/۲۶۔ گھی ۰/۸/۲۰۰۔

واشنگٹن ۱۶ ستمبر ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جاپان میں اندازاً پچیس لاکھ آدمی بیکار ہیں۔ اس وقت اناج کی قلت بھی نہایت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔

بمبئی ۱۷ ستمبر۔ پچھلے بارہ گھنٹوں میں چھرا گھونپنے کی ایک واردات ہوئی۔ ایک مکان کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن فوج نے فائرنگ اور گیس کے ذریعے ہجوم کو منتشر کر دیا۔ اس وقت تک ۲۲۲۳ اشخاص کو اس سلسلے میں گرفتار کیا جا چکا ہے۔ بمبئی کانگرس کمیٹی کے صدر نے طلباء سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے آپ کو منظم کر کے عوام کے مال اور جان کو بچانے کی کوشش کریں۔

احمد آباد ۱۷ ستمبر۔ آج شہر میں بالکل امن رہا۔ کسی واردات کی اطلاع نہیں ملی۔

ناگپور ۱۷ ستمبر۔ ۱۸۰ اچھوتوں نے جن میں بارہ عورتیں اور سات بچے بھی شامل تھے اسمبلی ہال کے سامنے سول نافرمانی کی۔ پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ اور شام کو رہا کر دیا۔ چند اچھوتوں نے وزراء کی کاروں کو روکنے کی کوشش کی۔ انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔

ناگپور ۱۷ ستمبر صوبہ کے وزیر اعظم نے اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ صوبہ میں والنٹیر کوروں کو باوردی مارچ کرنے کی ممانعت ہے کانگرسی رضاکار بھی اس پابندی سے باہر نہیں ہیں۔

لکھنؤ ۱۷ ستمبر۔ بلیک مارکیٹ کا پتہ لگانے والے محکمہ نے لوہے اور فولاد کے بیس بڑے بڑے بیوپاریوں کے ہاں چھاپہ مارا۔ اور بہت سا مال اپنے قبضہ میں کر لیا۔

بٹاویہ ۱۶ ستمبر۔ انڈونیشین اور ڈچ حکومت کے نمائندوں کے درمیان پھر سمجھوتہ کے لئے گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔ آج طرفین کے تین تین نمائندوں نے رسمی بات چیت کی۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ ویسٹ اینڈ میں ہزاروں اشخاص نے مکان نہ ملنے کی بنا پر مظاہرے کئے۔ ان میں کئی عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔

کلکتہ ۱۶ ستمبر۔ بیمن سنگھ کے قریب دو سو مسلح افراد نے ایک مال گاڑی کو روک کر اسے لوٹ لیا۔ اور فرار ہو گئے گاڑی میں چاول کی بوریاں اور تیل کے کنستر لدے ہوئے تھے۔

بیت المقدس ۱۶ ستمبر فلسطین کے عربوں کو لندن کی فلسطین کانفرنس میں شریک کرنے کے لئے پھر کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں آج فلسطین کے ہائی کمشنر نے سید جمال الحسینی کے ساتھ ملاقات کی۔

پٹنہ ۱۷ ستمبر۔ آج صوبہ کے مسلم اوقاف کے متولیوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعے اپیل کی گئی۔ کہ زمینداری سسٹم کو منسوخ کرنے کے لئے جو قانون پاس کیا جا رہا ہے۔ اس کا مسلم اوقاف پر کوئی اثر نہیں ہونا چاہیئے۔

لاہور ۱۷ ستمبر۔ وزیر تعلیم پنجاب نے بتایا۔ کہ صوبہ کے ٹیچروں کے لئے گورنمنٹ نے تنخواہ اور ترقی کا جو نیا گریڈ مقرر کیا ہے اس کی وجہ سے حکومت کو ۴۲ لاکھ روپے سالانہ مزید خرچ کرنا پڑے گا۔

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ امید کی جاتی ہے کہ نئی حکومت کے ڈیفنس ممبر سردار بلدیو سنگھ کل پاریسوں اپنے عہدے کا چارج لینے کے لئے پہنچ جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ آل انڈیا فارورڈ بلاک کی ورکنگ کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس زندہ ہیں۔ اور مناسب وقت پر ظاہر ہو جائیں گے۔

لاہور ۱۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب سر مرید حسین قریشی نواب میجر عاشق حسین سابق وزیر پنجاب اور خان بہادر شیخ فیض محمد صاحب نے مسلم لیگ کونسل کے فیصلہ کے مطابق اپنے خطابات واپس کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ ویول جناح ملاقات کو برطانوی حکومت بہت اہمیت دے رہی ہے۔ اس سلسلے میں وائسرائے ہند مسٹر ایٹلی وزیر اعظم برطانیہ سے متواتر نامہ و پیام کر رہے ہیں۔ اور انہیں ساری صورت حالات سے آگاہ رکھتے ہیں۔ کل وزراء کے اجلاس میں اس کے متعلق مزید غور کیا جائیگا۔ امید کی جاتی ہے۔ وزارتی مشن کے ارکان بھی اس اجلاس میں شامل ہوں گے۔